حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

ڈرپ آبپاشی

ڈرپ آبپاشی کے فوائد

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراہمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بہتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بہتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ہموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

پاکستان ایک زرعی ملک ہے، جہاں 70 فیصد گھرانوں کا گزر بسر زراعت سے ہوتا ہے۔ جی ڈی پی میں زراعت کا حصہ 22 فیصد جبکہ ملک کی 45 فیصد افرادی قوت زراعت کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ زراعت میں وقت کے ساتھ ساتھ تحقیق، ترقی اور تبدیلی آتی جا رہی ہے۔ اس حوالے سے پنجاب میں محکمہ زراعت کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ زراعت میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال اور اسکے بارے معلومات سے کاشتکاروں کو آگاہ رکھے۔ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی نے آبپاش زراعت کو موثر بنانے اور فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات کئے ہیں۔ پنجاب میں اب تک تقریباً 45,000 کھالہ جات کو پختہ کرنے میں کسانوں کو مالی اور تکنیکی مدد فراہم کی جا چکی ہے اس کے علاوہ 3,700 لیزر یونٹ خریدنے میں کسانوں کو مالی معاونت فراہم کی گئی ہے۔ مزید برآں کسانوں کو جدید طریقوں سے آگاہ رکھنے کیلئے اصلاح آبپاشی تربیتی ادارے میں مختلف قسم کی تربیت بھی فراہم کی جاتی ہے۔

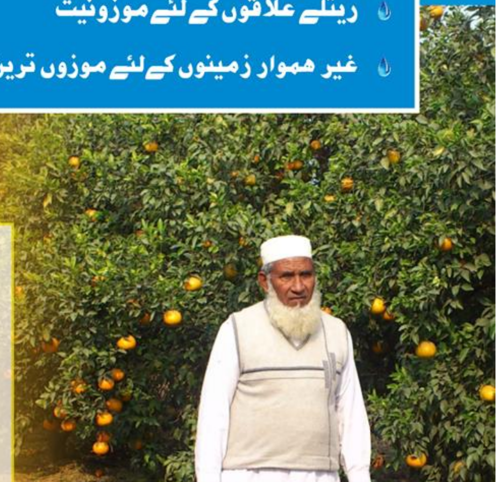

ارشد علی

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب
۲۱- آغا خان (ڈیوس) روڈ، لاہور

ویب سائیٹ: www.ofwm.agripunjab.gov.pk ، ای میل: pipipwm@gmail.com

محکمہ اصلاح آبپاشی نے عالمی بنک کے مالی تعاون سے "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" شروع کیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت کھالہ جات کو پختہ کرنے کے علاوہ لیزر یونٹ کی خریداری اور ڈرپ/سپرنکلر نظام کی تنصیب کیلئے مالی اور تکنیکی معاونت فراہم کی جاتی ہے۔ ڈرپ آبپاشی کا نظام آبپاش زراعت میں جدید اور بہترین تصور کیا جاتا ہے۔ اس میں 75 فیصد تک پانی کی بچت ہوتی ہے۔ اس نظام میں پانی کو پائپوں کی مدد سے براہ راست پودوں کی جڑوں میں پہنچایا جاتا ہے جس سے پانی ضائع ہونے کا احتمال بہت کم ہو جاتا ہے۔ اس میں کھاد اور زرعی ادویات کا استعمال 30 فیصد تک کم ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ہر طرح کی زمین کیلئے موزوں ترین نظام آبپاشی ہے۔

سرگودھا کے ارشاد علی صاحب کو بھی پانی کی کمی کا سامنا تھا جس کی وجہ سے ان کا ترشاوے کا باغ صحیح نشونما نہیں پا رہا تھا اور ڈیزل کے اخراجات کی وجہ سے وہ مالی مشکلات کا شکار تھے۔ تاہم اب ڈرپ آبپاشی نے ان کی مشکلات حل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی پیداوار میں بھی اضافہ کر دیا ہے۔ ارشاد صاحب اپنی روداد کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں!

میرا تعلق سرگودھا کے کاشتکار گھرانے سے ہے، میں باغ کے ساتھ ساتھ روایتی سبزیاں بھی کاشت کرتا ہوں۔ مجھے پانی کی کمی کا سامنا تھا اور اس کمی کو پورا کرنے کیلئے ٹیوب ویل کا استعمال کرنا پڑتا تھا جس سے ڈیزل کے اخراجات کافی بڑھ گئے تھے۔ میں نے پچھلے سال 15 ایکڑ رقبہ پر ڈرپ کی تنصیب کرائی، 4 ایکڑ مالٹے کے باغ اور 11 ایکڑ سبزیات کیلئے۔ یہ بہت اچھا اور حیران کن طریقہء آبپاشی ہے۔ مجھے یہ طریقہ استعمال کرنے کے چار فائدے ہوئے ہیں۔ ایک تو اس سے میرا پانی کی کمی والا مسئلہ حل ہو گیا ہے، دوسرا میرے پانی کے اخراجات کافی کم ہو گئے ہیں، تیسرا میری پیداوار بہت اچھی ہوئی ہے اور چوتھا یہ کہ میری آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

میری 15 ایکڑ زمین کیلئے 4.5 گھنٹے پانی منظور ہے جو روایتی طریقے سے صرف دو ایکڑ کو سیراب کرتا تھا جبکہ بقیہ زمین کیلئے ٹیوب ویل کا استعمال کرتے تھے۔ ٹیوب ویل سے پانی لگانے کے اخراجات تقریباً 5 لیٹر فی ایکڑ ہو جاتے تھے اور 13 ایکڑ ٹیوب ویل سے سیراب

کرنے کیلئے 65 لیٹر ڈیزل کا خرچ آتا تھا۔ اب 4.5 گھنٹے والا نہری پانی حوض میں جمع کرتے ہیں اور ڈرپ کی مدد سے اسے پودوں تک پہنچاتے ہیں۔ وہ پانی جس سے پہلے صرف دو ایکڑ سیراب ہوتے تھے اب ڈرپ کی مدد سے 15 ایکڑ کو ایک ہفتے میں پانچ مرتبہ سیراب کرتے ہیں۔ روایتی طریقے سے 15 ایکڑ کو سیراب کرنے میں 30 گھنٹے لگتے تھے جبکہ ڈرپ کو روزانہ 2.5 گھنٹے چلانا پڑتا ہے اس طرح ایک ہفتے میں کل 20 گھنٹے لگتے ہیں۔ اگر ڈیزل کے اخراجات کو دیکھیں تو ڈرپ پر روزانہ 5 لیٹر خرچ ہوتے ہیں اور ایک ہفتے میں 35 لیٹر خرچ ہوتے ہیں جو کہ روایتی طریقہ سے 30 لیٹر کم ہیں۔ ڈرپ میں کھالے بنانے، انکی دیکھ بھال، صفائی یا پانی لگانے کی مزدوری کی بھی فکر نہیں ہے۔ ڈرپ میرے لئے انتہائی سودمند ثابت ہو رہی ہے۔ پانی کی کمی والا مسئلہ اب نہیں رہا، پانی لگانے کیلئے درکار وقت پہلے سے کم ہے اور پانی لگانے کے اخراجات (ڈیزل) بھی روایتی طریقے کی نسبت نصف ہو گئے ہیں۔

پیداوار کو دیکھیں تو کینو کا باغ آٹھ سال کا ہے ایک سال پہلے تک پھل کی نشونما اچھی نہیں تھی اور زیادہ سے زیادہ -/250,000 روپے میں فروخت ہوا تھا۔ ڈرپ لگانے کے بعد پھل بہت اچھا لگا ہے، نشونما بہت اچھی ہوئی ہے، پھل کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے اور اس کا سائز بھی کافی بڑا ہے۔ اس بار میرا باغ -/400,000 روپے میں فروخت ہوا ہے۔

ڈرپ میں کھاد کے استعمال کیلئے بھی بہترین طریقہ بنایا گیا ہے۔ اس میں کھاد کیلئے ایک ٹینک بنا ہوا ہے جس میں کھاد کا محلول بنا کر ڈال دیا جاتا ہے جو پانی کے ساتھ پودوں کی جڑوں میں پہنچ جاتا ہے۔ اس طریقے سے کھاد بالکل بھی ضائع نہیں ہوتی اور سیدھا پودوں کی جڑوں میں جاتی ہے روایتی طریقے سے جب کھاد دیتے ہیں تو وہ پورے کھیت میں جاتی ہے جس سے کھاد ضائع ہونے کے ساتھ جنگلی جڑی بوٹیاں بہت پرورش پاتی ہیں۔ ان جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کیلئے زرعی ادویات کا استعمال کرنا پڑتا ہے اور محنت بھی لگتی ہے۔ ڈرپ ان مسائل سے نجات دلا دیتی ہے اور کھاد کا بہترین استعمال ہونے کی وجہ فصل کی نشونما بہترین اور فی ایکڑ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

ڈرپ پر سبزیات کاشت کرنے کا تجربہ بھی بہت اچھا رہا۔ میں نے کالی توری اور کدو کی فصل کاشت کی اور بہت شاندار فصل ہوئی۔ روایتی طریقے سے کاشتکاری میں ایک دن چھوڑ کر پھل چنتے تھے جبکہ ڈرپ نے ہمیں مجبور کر دیا کہ روزانہ کی بنیاد پر چنائی کریں۔ روایتی طریقے سے جب سبزی کاشت کی تو میری فی ایکڑ بچت -/50,000 تھی جبکہ ڈرپ پر مجھے -/70,000 فی ایکڑ بچت ہوئی ہے۔ یہ پہلی فصل تھی مجھے امید ہے اگلی فصل پر اس میں مزید بہتری آئے گی۔